Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)

اقوال
۲۷۱
تا
۳۰۰

روایت کی گئی ہے کہ حضرت کے سامنے دو2آدمیوں کو پیش کیا گیا جنہوں نے بیت المال میں چوری کی تھی ایک 271 تو ان میں غلام اور خودبیت المال کی ملکیت تھا اور دوسرا لوگوں میں سے کسی کی ملکیت میں تھا .آپ نے فرمایا کہ »یہ غلام جو بیت المال کا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوسکتی کیونکہ اللہ کا مال اللہ کے مال ہی نے کھایا ہے لیکن دوسرے پر حد جاری ہوگی .چنانچہ اس کا ہاتھ قطع کردیا .

اگران پھسلنوں سے بچ کر میرے پرجم گئے تومیں بہت سی چیزوں میں تبدیلی کر دوں گا 272 .

اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ پیغمبر اسلا م کے بعد دین میں تغیرات رونما ہونا شروع ہوگئے اور کچھ افراد نے قیاس ورائے سے کام لے کر احکا م شریعت میں ترمیم و تنسیخ کی بنیاد ڈال دی .حالانکہ حکم شرعی میں تبدیلی کا کسی کو حق نہیں پہنچتا ,کہ وہ قرآ ن و سنت کے واضح احکام کو ٹھکر ا کر اپنے قیاسی احکا م کا نفاذ کرے .چنانچہ قرآن کریم میں طلاق کی یہ واضح صورت بیان ہوئی ہے کہ الطلاق مرّتٰن طلاق رجعی کہ جس میں بغیر محلل کے رجوع ہوسکتی ہے)دو 2 مرتبہ ہے مگر حضرت عمر نے بعض مصالح کے پیش نظر) ایک ہی نشست میں تین طلاقوں کے واقع ہونے کا حکم دے دیا .اسی طرح میراث میں عول کا طریقہ رائج کیا گیا اورنماز جنازہ میں چار تکبیروں کو رواج دیا یونہی حضرت عثمان نے نماز جمعہ میں ایک اذان بڑھا دی اور قصر کے موقع پر پوری نماز کے پڑھنے کا حکم دیا اور نماز عید میں خطبہ کو نماز پر مقدم کر دیا.اور اسی طرح کے بے شمار احکام وضع کرلیے گئے جس سے صحیح احکام بھی غلط احکام کے ساتھ مخلوط ہوکر بے اعتماد بن گئے .

امیرالمومنین علیہ السلام جو شریعت کے سب سے زیادہ واقف کار تھے وہ ان احکام کے خلاف احتجاج کرتے اور صحابہ کے خلاف اپنی رائے رکھتے تھے چنانچہ ابن ابی الحدید نے تحریر کیا ہے کہ :

ہمارے لیے اس میں شک کی گنجائش نہیں کہ امیرالمومنین علیہ السّلام شرعی احکام و قضا یا میں صحابہ کے خلاف رائے رکھتے تھے.

جب حضرت ظاہری خلافت پر متمکن ہوئے تو ابھی آپ کے قد م پوری طرح سے جمنے نہ پائے تھے کہ چاروں طر ف سے فتنے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان الجھنوں سے آخر وقت تک چھٹکارا حاصل نہ کرسکے جس کی وجہ سے تبدیل شدہ احکام میں پوری طرح ترمیم نہ ہوسکی ,اور مرکز سے دور علاقوں میں بہت غلط سلط احکام رواج پاگئے .البتہ وہ طبقہ جو آپ سے وابستہ تھا ,وہ آپ سے احکام شریعت کو دریافت کرتا تھا ,اور انہیں محفوظ رکھتا جس کی وجہ سے صحیح احکام نابو د اور غلط مسائل ہمہ گیر نہ ہوسکے .

پورے یقین کے ساتھ اس امر کو جانے رہو کہ اللہ سبحانہ نے کسی بندے کے لیے چاہے اس کی تدبیریں بہت زبر 273 دست, اس کی جستجو شدید اور اس کی ترکیبیں طاقت ور ہوں اس سے زائد رزق قرار دیا جتنا کہ تقدیر الٰہی میں اس کے لیے مقرر ہوچکا ہے .اور کسی بندے کے لیے اس کمزوری و بے چارگی کی وجہ سے لوح محفو ظ میں اس کے مقررہ رزق تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی .اس حقیقت کو سمجھنے والا اور اس پر عمل کر نے والا سودومنفعت کی راحتوں میں سب لوگوں سے بڑھ چڑھ کر ہے اور اسے نظر انداز کرنے اوراس میں شک و شبہ کرنے والا سب لوگوں سے زیادہ

زیاں کاری میں مبتلاہے بہت سے وہ جنہیں نعمتیں ملی ہیں ,نعمتوں کی بدولت کم کم عذا ب کے نزدیک کئے جارہے ہیں ,اور بہت سوں کے ساتھ فقر فاقہ کے پردہ ہیں اللہ کا لطف وکرم شامل حال ہے لہٰذا اسے سننے والے شکر زیادہ اور جلد بازی کم کر اور جو تیری روزی کی حد ہے اس پر ٹھہر ا رہ.

274 . اپنے علم کو اور اپنے یقین کو شک نہ بناؤ جب جان لیا تو عمل کرو ,اور جب یقین پیدا ہوگیا تو آگے بڑھو

علم ویقین کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے اور اگراس کے مطابق عمل ظہور میں نہ آئے تواسے علم ویقین سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا چنانچہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھے یقین ہے کہ فلاں راستہ میں خطرات ہیں اور وہ بے خطر راستہ کو چھوڑ کر اسی پر خطر راستہ میں راہ پیمائی کرے ,تو کون کہہ سکتاہے کہ وہ اس راہ کے خطرات پر یقین رکھتا ہے .جبکہ اس یقین کا نتیجہ یہ ہو نا چاہیے کہ وہ اس راستہ ہر چلنے سے احتراز کرتا .اسی طرح جو شخص حشرونشراور عذاب و ثواب پر یقین رکھتا ہو وہ دنیا کی غفلتوں سے مغلوب ہو کر آخرت کو نظر انداز نہیں کرسکتا اور نہ عذاب و عقاب کے خوف سے عمل میں کوتاہی کا مرتکب ہوسکتاہے .

275 طمع گھاٹ پر اتارتی ہے مگر سیراب کئے بغیر پلٹا دیتی ہے .ذمہ داری کا بوجھ اٹھاتی ہے مگر اسے پورا نہیں کرتی .اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پانی پینے والے کو پینے سے پہلے ہی اچھو ہوجاتا ہے .اور جتنی کسی مرغوب و پسندیدہ چیز کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی اسے کھودینے کا رنج زیادہ ہوتا ہے .آرزوئیں دیدہ و بصیرت کو اندھا کردیتی ہیں اور جو نصیب میں ہوتا ہے پہنچنے کی کوشش کئے بغیر مل جاتا ہے .

276 اے اللہ!میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میرا ظاہر لوگوں کی چشم ظاہر میں بہتر ہو اور جو اپنے باطن میں چھپائے ہوئے ہوں ,وہ تیری نظروں میں برا ہو .درآں حالیکہ میں لوگوں کے دکھاوے کے لیے اپنے نفس سے ان چیزوں کی نگہداشت کروں جن سب سے تو آگا ہ ہے .اس طرح لوگوں کے سامنے تو ظاہر کے اچھا ہونے کی نمائش کروں اور تیرے سامنے اپنی بداعمالیوں کوپیش کر تا رہوں حس کے نتیجہ میں تیرے بندوں سے تقرب حاصل کروں ,اور تیری خوشنودیوں سے دور ہی ہوتا چلاجاؤں .

277 کسی موقع پرقسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا) اس ذات کی قسم جس کی بدولت ہم نے ایسی شب تار کے باقی ماند ہ حصہ کو بسر کردیا .جس کے چھٹتے ہی روز درخشاں ظاہر ہوگا ایسا اور ایسا نہیں ہوا.

278 . وہ تھوڑ اعمل جو پابندی سے بجالایا جاتا ہے زیادہ فائدہ مند ہے اس کثیر عمل سے کہ جس سے دل اکتا جائے

279 . جب مستحبات فرائض میں سد راہ ہوں تو انہیں چھوڑدو

280 . جو سفرکی دوری کو پیش نظر رکھتا ہے وہ کمر بستہ رہتاہے

281 آنکھوں کا دیکھنا حقیقت میں دیکھنا نہیں کیونکہ آنکھیں کبھی اپنے اشخاص سے غلط بیانی بھی کرجاتی ہیں مگر عقل اس شخص کو جو اس سے نصیحت چاہیے کبھی فریب نہیں دیتی .

282 . تمہارے اور پند و نصیحت کے درمیان غفلت کا ایک بڑا پردہ حائل ہے

283 . تمہارے جاہل دولت زیادہ پاجاتے ہیں اور عالم آئندہ کی توقعات میں مبتلا رکھے جاتے ہیں

284 . علم کا حاصل ہوجانا, بہانے کرنے والوں کے عذر کو ختم کردیتا ہے

285 جسے جلدی سے موت آجاتی ہے وہ مہلت کا خواہاں ہوتا ہے اور جسے مہلت زندگی دی گئی ہے وہ ٹال مٹول کرتارہتا ہے .

286 . لوگ کسی شے پر »واہ واہ «نہیں کرتے مگر یہ کہ زمانہ اس کے لیے ایک برا دن چھپائے ہوئے ہے .

287 آپ سے قضا و قدر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا! یہ ایک تاریک راستہ ہے اس میں قدم نہ اٹھاؤ.ایک گہرا سمندر ہے .اس میں نہ اترو اللہ کا ایک راز ہے اسے جاننے کی زحمت نہ اٹھاؤ.

288 . اللہ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم و دانش سے محروم کردیتا ہے

289 عہد ماضی میں میر اایک دینی بھائی تھا اور وہ میری نظروں میں اس وجہ سے باعزت تھا کہ دنیااس کی نظروں میں پست و حقیر تھی .اس پر پیٹ کے تقاضے مسلط نہ تھے .لہٰذا جوچیزاسے میسر نہ تھی اس کی خواہش نہ کرتا تھا اور جو چیز میسر تھی اسے ضرورت سے زیادہ صرف میں نہ لاتاتھا .وہ اکثر اوقات خاموش رہتاتھا اور اگر بولتا تھا تو بولنے والوں کو چپ کرادیتا تھا اور سوال کرنے والوں کی پیاس بجھا دیتا تھا .یوں تو وہ عاجز و کمزور تھا ,مگر جہاد کا موقع

آجائے تو وہ شیر بیشہ اور وادی کا اثردھاتھا وہ جو دلیل و برہان پیش کرتا تھا .وہ فیصلہ کن ہوتی تھی .وہ ان چیزوں میں کہ جن میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی ,کسی کو سرزنش نہ کرتا تھا جب تک کہ اس کے عذر معذرت کو سن نہ لے وہ کسی تکلیف کا ذکر نہ کرتا تھا ,مگر اس وقت کہ جب اس سے چھٹکار اپالیتا تھا ,وہ جو کرتا تھا ,وہی کہتا تھا اور جونہیں کرتا تھا وہ اسے کہتا نہیں تھا.اگر بولنے میں اس پر کبھی غلبہ پابھی لیا جائے تو خاموشی میں اس پر غلبہ حاصل نہیں کیا جاسکتا تھا.وہ بولنے سے زیادہ سننے کا خواہشمند رہتا تھا اور جب اچانک اس کے سامنے دوچیزیں آجاتی تھیں تو دیکھتا تھا کہ ان دونوں میں سے ہوائے نفس کے زیادہ قریب کون ہے تو وہ اس کی مخالفت کرتا تھا .لہٰذا تمہیں ان عادات و خصائل کو حاصل کرنا چاہیے اور ان پر عمل پیرا اور ان کا خواہشمند رہنا چاہیے اگر ان تما م کا حاصل کرنا تمہاری قدرت سے باہر ہو تو اس بات کو جانے رہو کہ تھوڑی سی چیز حاصل کر نا پور ے کے چھوڑ دینے سے بہتر ہے .

حضرت نے اس کلام میں جس شخص کو بھائی کے لفظ سے یاد کرتے ہوئے اس کے عادات وشمائل کا تذکرہ کیا ہے اس سے بعض نے حضرت ابو ذر غفار ی ,بعض نے عثمان ابن مظعون اور بعض نے مقداد ابن اسود کو مراد لیا ہے مگر بعید نہیں کہ اس سے کوئی فر د خاص مراد نہ ہو کیونکہ عرب کا یہ عام طریقہ کلام ہے کہ وہ اپنے کلام میں اپنے بھائی یا ساتھی کا ذکر کرجاتے تھے ,اور کوئی معین شخص ان کے پیش نظر نہیں ہوتا تھا .

290 اگر خداوند عالم نے اپنی معصیت کے عذاب سے نہ ڈرایا ہوتا جب بھی اس کی نعمتوں پر شکر کا تقاضا یہ تھا کہ اس کی معصیت نہ کی جائے .

291 اشعث ابن قیس کو اس کے بیٹے کا پرسا دیتے ہوئے فرمایا:

اے اشعث !اگرتم اپنے بیٹے پر رنج وملال کرو تو یہ خون کا رشتہ اس کا سزا وار ہے ,اور اگرصبر کرو تو اللہ کے نزدیک ہر مصیبت کا عوض ہے .اے اشعث !اگرتم نے صبر کیا تو تقدیر الہی نافذ ہوگی اس حال میں کہ تم اجر وثواب کے حقدار ہوگے اور اگر چیخے چلائے ,جب بھی حکم قضا کا جاری ہوکررہے گا .مگر اس حال میں کہ تم پر گناہ کا بوجھ ہوگا .تمہارے لیے بیٹا مسرت کا سبب ہوا حالانکہ وہ ایک زحمت و آزمائش تھا اور تمہارے لیے رنج واندوہ کا سبب ہوا حالانکہ وہ (مرنے سے)تمہارے لیے اجر و رحمت کا باعث ہوا ہے .

292 رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے وقت قبر پر یہ الفاظ کہے .

صبر عموماًاچھی چیز ہے سوائے آپ کے غم کے اور بیتابی و بے قراری عموماً بری چیز ہے سوائے آپ کی وفات کے اور بلاشبہ آپ کی موت کا صدمہ عظیم ہے ,اور آپ سے پہلے اور آپ کے بعدآنے والی مصیبت سبک ہے.

293 بے وقوف کی ہم نشینی اختیا ر نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے سامنے اپنے کاموں کو سجا کر پیش کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم اسی کے جیسے ہوجاؤ .

بے وقوف انسان اپنے طریق کار کو صحیح سمجھتے ہوئے اپنے دوست سے بھی یہی چاہتا ہے کہ وہ اس کا سا طور طریقہ اختیار کرے ,اور جیسا وہ خود ہے ویسا ہی وہ ہوجائے.اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ یہ چاہتاہے کہ اس کا دوست بھی اس جیسا بے وقوف ہوجائے .کیونکہ وہ خود کو بے وقوف ہی کب سمجھتا ہے جو یہ چاہے اوراگر سمجھتا ہوتا تو بے وقو ف ہی کیوں ہوتا .بلکہ خود کو عقلمند اور اپنے طریقہ کار کو صحیح سمجھتے ہوئے وہ اپنے دوست کو بھی اپنے ہی جیسا »عقلمند«دیکھنا چاہتا ہے .اس لیے وہ اپنی رائے کو سجا کر اس کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا اس سے خواہش مند ہوتاہے اور ہوسکتا ہے کہ اس کا دوست اس کی باتوں سے متاثر ہوکر اس کی راہ پرچل پڑے .اس لیے اس سے الگ تھلگ رہنا ہی مفید ثابت ہوسکتا ہے .

294 »آپ سے دریافت کیا گیا کہ مشرق و مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے ؟آپ نے فرمایا »سورج کا ایک دن کا راستہ .«

295 تین قسم کے تمہارے دوست ہیں اور تین قسم کے دشمن .دوست یہ ہیں :تمہارا دوست ,تمہارے دوست کا دوست , اور تمہارے دشمن کا دشمن اور دشمن یہ ہیں :تمہار ا دشمن ,تمہارے دوست کا دشمن اورتمہارے دشمن کا دوست .

296 حضرت نے ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن کو ایسی چیز کے ذریعہ سے نقصان پہنچانے کے درپے ہے جس میں خود اس کو بھی نقصان پہنچے گا ,تو آ پ نے فرمایا کہ تم اس شخص کی مانند ہوجو اپنے پیچھے والے سوار کو قتل کرنے کے لیے اپنے سینہ میں نیزہ مارے .

297 نصیحتیں کتنی زیادہ ہیں اور ان سے اثر لینا کتنا کم ہے .

اگر زمانہ کے حوادث و انقلابات پر نظر کی جائے اور گزشتہ لوگوں کے احوال و واردات کو دیکھا اور ان کی سرگزشتوں کو سناجائے تو ہر گوشہ سے عبر ت کی ایک ایسی داستان سنی جاسکتی ہے جو روح کو خواب غفلت سے جھنجھوڑنے پند و نصیحت وموعظمت کرنے اور عبر ت و بصیرت دلانے کا پورا سرو سامان رکھتی ہے .چنانچہ دنیا میں ہرچیز کا بننا اور بگڑنا اور پھولوں کا کھلنا اور مرجھانا سبزے کا لہلہانا اورپامال ہونا او رہر ذرہ کا تغیر وتبدل کی آماجگاہ بننا ایسا درس عبر ت ہے جو سیراب زندگی سے جام بقا کے حاصل کرنے کی توقعا ت ختم کردیتا ہے .بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان ان عبرت افزا چیزوں سے بند نہ ہوں.

کاخ جہاں پراست نہ ذکر گزشتگاں لیکن کسیکہ گوش دہد ,ایں مذاکم است;

298 جو لڑائی جھگڑے میں حد سے بڑھ جائے وہ گنہگار ہوتا ہے اور جو اس میں کمی کرے, اس پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں اور جو لڑتا جھگڑتا ہے اس کے لیے مشکل ہوتا ہے کہ وہ خوف خدا قائم رکھے .

299 وہ گناہ مجھے اندوہناک نہیں کرتا جس کے بعد مجھے مہلت مل جائے کہ میں دو 2رکعت نماز پڑھوں اور اللہ سے امن و عافیت کاسوال کروں .

300 امیرالمومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ خداوند عالم اس کثیر التعداد مخلوق کا حساب کیونکر لے گا ؟فرمایا جس طرح اس کی کثرت کے باوجود روزی انہیں پہنچاتا ہے .پوچھا وہ کیونکر حساب لے گا جب کہ مخلوق اسے دیکھے گی نہیں ؟فرمایا جس طرح انہیں روزی دیتا ہے اور وہ اسے دیکھتے نہیں .

Source URL:

https://www.al-islam.org/%D9%86%DB%81%D8%AC-%D8%A7%D9%84%D8%A8%D9%84%D8%A7%D8%BA%DB%81-%D8%A7%D8%B2-%D9%85%D9%88%D9%84%D8%A7-%D8%B9%D9%84%DB%8C-%D8%A7%D8%A8%D9%86-%D8%A7%D8%A8%DB%8C-%D8%B7%D8%A7%D9%84%D8%A8-%D8%B9%D9%84%DB%8C%DB%81-%D8%A7%D9%84%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85-imam-ali/%D8%A8%D8%A7%D8%A8-%D9%A1%D9%A0